سوال

عمرہ ادا کرنے سے قبل حیض شروع ہوگیا۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت عمرے کا احرام باندھ کر آئی اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اسے ایام شروع ہوگئے، مگر اس کا محرم فوری سفر کرنے کے لیے مجبور وناچار ہے اور مکہ میں اس کا کوئی محرم بھی نہیں تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر امر واقع اسی طرح ہے کہ حالت احرام میں طواف سے قبل حیض شروع ہوگیا اور اس کا محرم فوری سفر کے لیے مجبور وناچار ہے اور مکہ میں اس کا شوہر یا کوئی محرم نہیں تو اس حالت میں ضرورت کے باعث دخول مسجد اور طواف کے لیے حیض سے طہارت کی شرط اس سے ساقط ہو جائے گی۔ لہذا اسے چاہیے کہ لنگوٹ باندھ کر طواف اور سعی کر لے اور اگر قرب مسافت کی وجہ سے اس کے لیے یہ آسانی ممکن ہو کہ سفر کر لے اور طہارت کے فورا بعد اپنے شوہر یا کسی محرم کے ساتھ واپس آکر حالت طہارت میں عمرہ کے لیے طواف کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے، ورنہ جو پہلے حکم بیان کیا گیا ہے اسی پر عمل کر سکتی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُرِيدُ اللَّـهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ... ١٨٥ ... سورة البقرة

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔"

اور فرمایا:

لَا يُكَلِّفُ اللَّـهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ٢٨٦ ... سورة البقرة

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"

اور فرمایا:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ٧٨ ... سورة الحج

"اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔"

اور فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم﴾ ... سورة التغابن ١٦

"سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(واذا امرتکم بشئی فاتوامنه ما استطعتم) (صحیح البخاري' الاعتصام بالکتاب والسنة' باب اقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ح:6288 وصحیح مسلم' الحج' باب فرض الحج مرة فی العمر' ح:1337)

"میں جب تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدور بھر اس کی اطاعت بجا لاؤ۔"

علاوہ ازیں دیگر بہت نصوص بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں آسانی ہے، تنگی نہیں۔ ہم نے جو ذکر کیا ہے اہل علم کی ایک جماعت نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور آپ کے شاگرد رشید علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی